



مساند کنسل کتابخانہ

مسلمانوں کی ثقافت اور اس کے مطابق نئی نسل کو تیار کرنے کے صرف یہ کہ جہت اہم اور ضروری کام ہے بلکہ وہ متعدد پہلوں کھنے والا اور ٹری فلکر د تو جہ کا کام ہے، یہ ماں کی گود سے شروع ہوتا ہے اور جوانی کے بعد تک مختلف التصور طریقوں سے جاری رہتا ہے، اس میں انفرادی طور پر نگہداشت لکھنے، پسند و نصیحت کرنے، اثر پذیر ما حل بنانے، تعلیم و فلاح بلا غے کام لیتے نیز اخلاقی اثرات و دباؤ استعمال کرنے تک کے طریقے اختیار کرنے پڑتے ہیں، ان تمام تدبیروں اور طریقوں سے الاصح کام لیا جائے اور توجہ کی جائے تو ایسی نسل تیار ہو سکتی ہے، جو اپنے تمہب اور اجتماعی اقدار کی پایاںد اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہو، اور اگر اس سلسلے میں کوتا ہی کی جاتی ہے یا کسی مرحلہ میں فلکر د تو جہ کی طرف سے غفلت برقرار جاتی ہے تو اسی کے بعد نقص اور عیوب پیدا ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ بچہ ان باتوں سے ہی متاثر ہو جو اخلاق دگردار بنانے والی ہوں اور جو مذہب و معاشرہ کی قدر دل کی حامل ہوں، ماں کی گود اور لھر کے انہوں کے ماحول کے بعد مدرسہ کی متزل آتی ہے۔ مدرسہ میں ایسا نظام تعلیم و تربیت اپنالے کی ضرورت ہوتی ہے جو بچہ کے ذہن و روحانیات کو صحیح رُجخ پر چلائے، دوسری طرف محلہ اور معاشرہ کے ماحول کو بھی ایسا بنانا ضروری ہوتا ہے جس میں نو خیز سل اپنی قدر دل اور مقصد و ضرورت کے مطابق صحیح تصورات کے ساتھ پرداں چڑھے ملتے سب اہتمام کے بعد نیز سل صحیح اخلاق و صفات کے مطابق بن سکتی ہے اور ایک باعزت قوم کی حیثیت سے اپنی اصل شخصیت کے ساتھ ابعصار کی ہے۔ اور اپنے معیاری مقاصد کے لئے درست طریقہ سے کام کر سکتی ہے، اور اس کو دنیا کی قوموں کے درمیان باعزت اور منفرد مقام مل سکتا ہے، در نہ وہ ان قوموں کی تابع دار اور محتاج قوم بن کر رہ جاتی ہے۔ جن کی ثقافت کے اثرات اس راستے سے اور حن کے تدن سے معموب ہو کر لانے کو ان کا درست نگر محسوس کرتی ہے۔

ایک طرف تو اسلامی فلک در روح سے باشکل متصاد فلک در روح سے مقابلہ ہے اور دوسری طرف مان باپ کے مرحد سے کردار ایک طرف سوسائٹی کے مرحد تک نئی نسل کو محفوظ رکھتے اور اس کو دوسری قوموں کے فکر و فلسفہ سے بچانے سے پوری غفلت برقرار ہے اور عام سوسائٹی کے مرحد تک نئی نسل کو محفوظ رکھتے اور اس کو دوسری قوموں کے فکر و فلسفہ سے بچانے سے پوری غفلت برقرار ہے، اس کے نتیجہ میں ہماری بخی زندگی میں دوسروں کی نقل کی وجہ سے وقتی طور پر کچھ سہولت اور راحت تو حاصل ہو جاتی ہے۔ سیکن دوسروں کی زندگیوں کے اثرات سے ہماری نئی نسل کو اپنی اقدار اور اخلاق سے بیگناہ ہونے اور دوسری قوموں کی اقدار و تصورات میں رنگ جلانے کا بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے، دوسروں کے یہ طریقے اور تصورات نہ تو ہمارے ماہی سے کوئی تعلق رکھتے ہیں، اور نہ ہماری ان مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی اسنگوں اور مقاصد سے جوڑ رکھتے ہیں جو ہم کو بہت عزیز ہیں اور جن سے دنیا کی قوموں کے درمیان ہماری شناخت اور ہمارا امتیاز تمام رہا ہے، سلان قوم ایک معیاری، انسان دوست، یمنہ حوصلہ، ہمدرد، بہادر اور قائدان صفات کی حامل قوم ہے، اس کی اپنی اقدار اور اصول زندگی ہیں۔ جن سے اس کی یہ صفات بنتی ہیں، اور جن کو چھوڑ دینے سے وہ اپنی ان صفات سے محروم ہو جاتی ہے۔

مسلمانوں کی سابقہ تاریخ کا جائزہ لینے سے پہلے چلتا ہے کہ ان کے ماضی میں ان کی ان اقدار و صفات کو باتی رکھنے کا مصروف

سرپرست

مولانا معین اللہ ندوی
نائب ناظم ندودۃ العلما

ادارہ تحریر

شمس الحق ندوی
محمود الازبار ندوی

مشاورت	مولانا مسیح حسینی	مولانا عبدالستار حسینی	ڈاکٹر ہارون رضوی
مولانا ناصر اکفیظ ندوی	مولانا محمد خالد ندوی	مولانا احمد رضا ندوی	
مولانا عبدالعزیز ندوی	مولانا عبدالعزیز ندوی	مولانا عبدالعزیز ندوی	
مولانا عبدالعزیز ندوی	مولانا عبدالعزیز ندوی	مولانا عبدالعزیز ندوی	

خط و کتابت دمنی آرڈر کا پتہ

زر تعاون ملکی

بیرون ملک خضابی ڈاک
الی - یورپی - افریقی دامری مالک
بر ۲۵، ڈالر

ریڈاک جملہ ۱۰۰ روپے
لوفٹ
فٹ سکرپٹری مجلس صحافت دنشن
خوکھ نام سے بنائیں۔ اور دفتر
حریات کے پتہ پر روانہ کرو۔

اس دائرة میں اگر سرخ نشان
س کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر
کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ لہن
آپ چاتے ہیں کہ دین وادب
ادم ندوہ اعلاء کا ترجمان آپ
ت میں پہنچا ہے تو سالانہ چن
بچاں دیئے بذریعہ منی آرڈر دن
حریات کے پتہ پر ارسال فرمائیں
و یا خط ^{بھیجتے} وقت اتنا خریداری
نانہ بھوسی بفسریاد رہ ہونے کی صورت
لام دپتہ پر لحریات جاتا ہے اس
مت منی آرڈر کوپن پر ضروری ا
جدید خریدار ہیں تو بعضی مرکبات مزدروی

TAMEER-E-HAYAT

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

**कितने मार्गवान हैं
वह लोग ।**

फक्त ने माध्यवान है वह सोग जो जपने को भुदा के उन नेक बनों का मृगी में सम्मालित करते हैं। अतनका ऐसा कलाह तजाता ने जपने कलाप पाल में इस प्रकार है “وَمِمَّا رَزَقْنَا هُنَّ مُبْرِرُون्” व “مِمَّا رَكِّنَاهُن्” युनीस्लूल हैं और जो इस प्राणे बनाने गए हैं उसमें से सर्व करते हैं।

بمبئی کے حوام کا فیصلہ
کیفے فردوس کی چکن تندوری کا
جواب نہیں، جو ذاتی میں بے مثال ہے
اس کے علاوہ محمدہ
چکن بیریانی۔ مشن بیریانی اور دوسرے مغلائی کھانے
لذید دخوش ذائقہ چائیز کھانے۔ مثلاً چکن حلی
اور مزیدار ویجیٹرین کھلانے۔ — چکن من چوپ
مشلاً
نورتن تورنا۔ دینج بے پوری۔ دینج مهن والا
نیز تازہ پھلوں کے رس اور آسکریم وغیرہ
بمبئی میں صل ذائقہ اور مغلائی چائیز اور ویجیٹرین کھانے
لئے لئے میکروف ایک عالیستان معتمد

مکالمہ درد و کنف

فروان تیل

دود، زخم، موت کی بہترین دوا

لیبل پر ڈرگ لائنس نمبر ۷۷/۱۸-۵ اور
کیپ سول پر مارک ضرور دیکھیں
اندر کی سیکل تجھیں کی کھیں کوئی برائج نہیں ہے
دھوکہ نہ کھایں۔ مٹو کا بنا اصلی نورانی تیل
مٹو کا پستہ دیکھ کر خریدیں۔

The logo is a red octagonal emblem. Inside the emblem, there is a stylized illustration of a teapot from which steam is rising, and below it is a teacup with a saucer. The entire logo is rendered in a dark red color.

ریجیسٹریشن میں مجلس صنعت و نشریات دارالعلوم ندوۃ العلماء مکفرو کے لئے شائع کیا۔

ਭੈਤਾਨਾ। ਮੁਈਨੁਲਲਾਲ ਨਦੀ

ग्रन्थालय नवीनीकरण विभाग

ते पर भेजने का कद करें।

১০৮

90 - 93
下 - 7

卷之三

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حلقات الربع

ترتیب خلافت میں قدرت و حکمت اہی کی کار فرمانی
حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے اقدام میں امرت کے لئے رہنمائی اور

ویل کام پڑون حضرت مولانا ناظم دل کی وہ بسی طویل تقریر سے جو مولانا نے
۱۵ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۵۳ء کو مولانا عبدالرشد کو ہاں باقی
احاطہ شوگت علی، لمحتوں میں ان جلسوں کی آخری نشست ہیں کی تھیں۔ جو
”شہدا ہے سلام“ کے عنوان سے ہر سال محرم کے مہینہ میں دادا المبلغین،
کفار کے ذریعہ م تمام منعقد ہوتے ہیں اور ہندوستان کے متبرک علماء اہل
سنّت کو ان میں تقریر و اظہر ارجیال کی دعوت دی جاتی ہے، خطبہ سونت
کے بعد فرمایا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
وَالشَّمْسُ تَحْتَ رَبِّي لَمْ يَسْقُرْ لَهَا هَذِهِ الْعَمَلِ
اللَّهُ تَعَالَى اسْأَيْتَ مِنْ فِرْمَاتَاهُ
كُمْ آفَاتَابِ اپنے ستر کی طرف (الله تعالیٰ
نے اس کے لئے طلوں اور غرب کی جو جگہ
متعین کی ہے) بے اختیار انہی پڑھتا اور اس کی
طرف پیلَّا رہتا ہے، اور یہ اس مالک کا
مقدار کیا ہوا اور بنایا ہوا نظم و حساب
اوہ اس کا قالون ہے، جو "العزیز" بھی ہے
، العلیم، بھی، غالب بھی ہے اور علم والا
بھی، نظم بنانے والا اور حساب مقرر کرنے
 والا بھی، اگر کوئی صرف غالب ہو تو خود ری
نہیں کہ اس کا نظم و حساب ملکت پر بھی مبنی
ہو، وہ محض اپنی قوت سے کام لیتا ہے میکن
اس کی ساری کارروائی اور کارفرمای خود ری
نہیں کہ حکمت پر بنی ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے

کو حکم دینے والا ہیم ہو، میکن غالب نہ ہو تو سارے کام پورا ہونا مشکل ہے۔

حضرت! آپ کو تعجب ہو رہا ہو گا کہ اچ کے ان جلسے میں کاتعلق صحابہؓ کو م اور شہداءؓ اسلام کے فضائل و منافع بے ہے، اس آیت مبارکہ کا کیا تعلق ہے جس میں نظم شعری کا ذکر کیا گیا ہے کہ آفَاتَ اللّٰهُ تَعَالٰی کے ارادہ سے ایک خاص جگہ سے چلتا ہے، اور ایک خاص جگہ پہنچتا ہے، اور وہ اپنیا پورا سفر اللہ کی قدرت اور اس کے علم کے معطایوں طے کرتا ہے؟

بہتر ترتیب قائم کریں، تو میں یعنی
سامنہ کھٹا ہوں، اور تاریخ اور فلسفہ تایا
کے ایک طبق علم اور خاص طور پر آدیان دین
کی تاریخ کا سطافع کرنے والے فرد کی حیثیت
سے لمحے بے دفعہ کے ساتھ کتا ہوں گے وہ

ہندوستان کے بیان اس کے لئے اس کو بنایا
اور قابلِ وجود بنانے کا فلسفہ پایا جاتا ہے
چنانچہ اس کے جسم کے باعثِ اتفاقات سے
کھلے رکھنا ان کی ثقافت میں داخل ہے۔
اسلام اس کو باعثِ فتنہ سمجھاتا ہے اس نے
اس کے نزدیک وہ باعثِ شر ہے، مرد کا
جسم جو بکرے باعثِ اتفاقات ہیں اس لئے
مغلیٰ تہذیب میں اس کے جسم کا کچھ بھی
کھلا رہنا بستیدہ نہیں، اس کے بنا پر
یورپ کی تہذیب میں مرد کا لپنے پورے جسم
کو ڈھکنا تہذیب کی قدر دیں میں داخل ہے
اسلام اور یورپ کی تہذیبوں میں متعدد
تفصیل و اختلاف ہیں۔ مرد و حورت کے اختلاف
یہیں، لفظ دفتر کے تصورات میں اجتماعی
وانفرادی زندگی کے اصولوں میں اور عام
اخلاقی صفات داطوار میں یہ فرق داخلف
نمایاں ملتا ہے۔

یورپ کی قومیں اپنے راج مذہبی
ثقافتی فکر و فلسفہ کے ساتھ میں اپنی نسل کے ذہنوں اور معلومات کو بہت تو تھا عالی ہی اور وہ ماں کی گود سے کے اسکول دکانیج اور عام زندگی کے میدانوں میں اس کا پڑا موڑ اور مادی نظام قائم کرتی ہیں، چنانچہ وہ نئی نسل کو خالص اس ساتھ میں ڈھلتے میں کامیاب ہو رہی ہیں جس کو وہ اپنے افکار و غلب کے مطابق مفید و ضروری تمجیدی میں۔ چنانچہ ہمارے ماحول درسگاہ میں مختلف افراد ایک خالص انگلشن میں پڑے، فرانسیسی ماحول درسگاہ میں رہتے ہیں والا فرد پورا فرنچ بنتا ہے اور امریکی ماہ درسگاہ میں نشونما پانے والا پورا کاپ امریکی بنتا ہے، لیکن مسلمان اور مشرک ملکوں میں رہنے والا فرد نہ معلوم کیا جائے ہے، دھمکے بعض روحانیات میں مسلم ہوتا ہے، بعض میں مغربی، کیونکہ اس ماحول و تربیتی نظام کی متعین ساتھ میں اسکو نہیں ڈھالتا۔ اس افسوسناک صورت کی ذمہ داری کس پر ہے؟

ہمارے اہل داش افراد کو اس فکر کو ناچاہتے اور اپنی نسلوں کو اپنی قدر کے مطابق ڈھلتے کی تدبیر اختیار نہیں کیا ہے ایک ملک کے ایک علاج ترکیے جاسکتے ہیں۔ میکن وہ اسلامی فکر و اصول کی نمائندگی نہیں کرتے، بلکہ وہ مزید نئے مسائل کھڑے کر دیتے ہیں، ضرورت تھی کہ ہمارے تربیتی نظام کو ہمارے تہذیب و ثقافت کے فکر و فلسفہ کو سامنے لے کر ہوئے تسلیل دیا جائیں افسوس ہے کہ ثقافت و فلسفہ بیرونی قدر دل اور تصورات اور اسلامی مشرقی قدر دل اور تصورات کے درمیان جو تضاد ہے اس کا بھی لحاظ ضروری قرار دیا گیا ہے لیکن مغربی ثقافت میں اس فرق و اختلاف کی پروافہ نہیں کی گئی ہے۔ چنانچہ حورت مرد کے بالکل مسادی سمجھی جاتی ہے الچو دلوں کے ماہنے فطری سطح پر فرق ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یورپ کے مکمل مسادات کے اصول کے باوجود حورت کو عمل آئیں مسادات کا فائدہ حاصل نہیں اس کو محنت کے معمول کا مول میں لگایا جاتا ہے اور ذمہ داری و بلند سطح کے کاموں میں ملک کو حکم حسنه دیا جاتا ہے لیکن اسلام حورت کو انسانی سطح پر مرد کے برابر کھتتا ہے اور دلوں کو برابر کی حورت دیتا ہے لیکن جسمانی سطح پر اس کی کمی کو مانتے ہوئے اس کے فرق کا لحاظ کرتا ہے اور عملی اور جسمانی دائرے میں اس فرق کو عملی طور پر نافذ کرتا ہے۔

یورپ کی تہذیب و ثقافت کے پھیلنے اور عام ہونے پر اس کی روک تھام کا تربیتی دانستہ کی بندهبست نہ کے جلنے سے اسلامی قدریں اور مغربی تہذیب خلط ملٹے ہوئی ہمارے ہکے، اور اس سے ایک جیسی حورت حال و نہاد ہو جائے۔ اور نظام تربیت و اصلاح کے ہمہ جمیت اور دست طریقے سے کام نہ کرنے کی وجہ سے ہو رہا ہے ضرورت تھی کہ مغربی ثقافت

یورپ کی تہذیب مسادات کا تصور بلا فرق مرتب اختیار کیا ہے، یہ اسلام کے تصور مسادات سے مختلف ہے اسلام میں مسادات کو انسانی حق تعلیم کیا جاتا ہے لیکن فطری لحاظ سے چھوٹے بڑے کھود رہ توی، عورت و مرد کے درمیان جو تضاد ہے اس کا بھی لحاظ ضروری قرار دیا گیا ہے لیکن مختلف ہیں بلکہ ان سے متضاد اور متصادم ہیں، اس کی وجہ سے خود طریقے بارے میں اور زندگی کے طور و طرز کے سلسلہ میں ایسا بوجڑا اور اصلی مزاج سے متضاد فاکل بنتا ہمارا ہے جو مسلمانوں کے مشائی ضابطہ حیات و اخلاق لے برفلس الٹی تصور ہیں کرتے ہیں اسلام کا اخلاقی اقدار حیا سے اور مواجهہ آخرت کے احساس سے ابھرتے ہیں اور اتفاقاً دیسی اس تصورات زندگی کی جائز ضرورت پیدا کرنے کا حق لگتے اور دوسروں کے ساتھ قابل مل، محمد وہی کے جذبے سے ابھرتے ہیں، اس کے برفلس مغربی تہذیب و تتمدن میں حیا کے طرز کا کوئی تصور نہیں ہے، اور اگر ایسی کوئی چیز ہے تو وہ صرف سوسائٹی کی نیات کے خطرہ کا احساس ہے۔ الگ کسی کی نظر میں اس طرح کا خطرہ نہیں تو پھر اس کے لئے کسی بھی ملک و حکومت میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی، بلکہ یہاں نہ مواجهہ آخرت کا تصور ہے اور نہ مخلصانہ ہمددی کی آہیت دکار رہتی ہے، اس کے برفلس مادی نفع و مضر کے امکانات اور کاروباری جذبہ لگتے ہیں اسین دین کا رضا برہتے ہیں مدد کے لئے محنت چونکہ عادی تو جسم کی مالیے

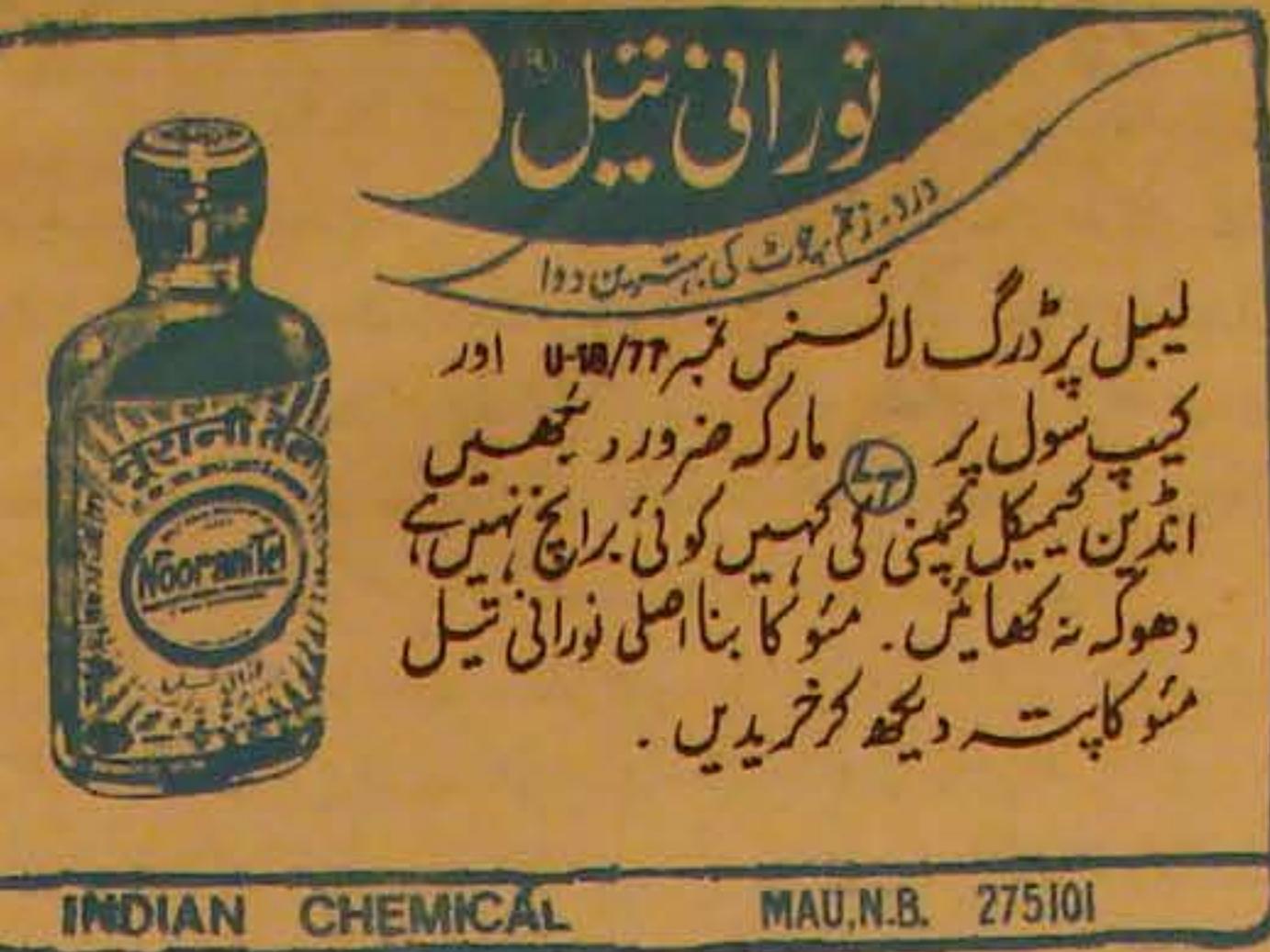
TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

س

مختصر
مسیح
کو کرد
او داد
سیا



لیل پرڈگ لائسنس نمبر ۲۲/۱۸-۴ اور
کپ سول پر  مارک ضرور رجھیں
اندر کمیکل تجھیں لی کہیں کوئی براج نہیں ہے
دھوکہ نہ کھایں۔ مٹو کا بنا اصلی نورانی تیل
مٹو کا پتہ دیکھ کر خریدیں۔

INDIAN CHEMICAL MAU,N.B. 275101

تیکھی ملکہ حضیر

ہندوستان میں فرقہ پرستوں کا بھی عجیب حال ہے انھیں ہمیشہ دوسرے کی آنکھ کا متن کا تو نظر آتا ہے اور وہ اسے شہیر نانے سے بھی نہیں چھکتے مگر انھیں خود اپنی آنکھ کا شہیر بھی نظر نہیں آتا۔ ابھی گذشتہ ماہ حیدر آباد کی امینہ کی ایک عرب شیخ کے ساتھ ہے جوڑ شادی پر ہمارے قومی بریس اور اس کے سر پرست فرقہ پرستوں نے جو دادیا مچایا اور اسے جس طرح معاشرہ کی ایک خرابی کے طور پر پیش کیا وہا بھی کل ہی کی بات ہے اور آج بھی اس کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک بھولنے اس بے جوڑ شادی کا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بھر پور طور استعمال کرنے کی وجہ سے اور ابھی تک یہ لاشش نہ صرف جانکر ہے بلکہ ہر روز نئے انداز میں یہ سلسلہ بعزم افراد ہے۔ لیکن اس روشنٹ پر تباہ نہیں ہلکی کہ ابھی حال ہی میں عورتوں کی ایک ٹیکم نے اندر اگاہ نہیں نہر یا تراکی جب یہ ٹیکم ضلع جیلیر کی تھعیل ناجتناک کے گاؤں ساکٹیا پہنچنی تو انھیں یہ معلوم ہو کر انتہا حریت ہوئی کہ یہاں آباد بھائی راجپوت اپنی پہلی رٹکی کو چھوڑ کر باقی اگر رٹکی کو تو اس کا پیدا ہوتے ہیں گلا نہ رہت دیتے ہیں۔ عورتوں کی ایک ٹیکم نے جب اس گاؤں میں عورتوں سے ملاقات کی تو انھوں نے اس ٹیکم کو بتایا کہ اس گاؤں میں ہر گھر میں صرف ایک رٹکی ہے۔ یہ پوچھے جاتے پر کہ ایسا کیوں ہے جبکہ رٹکی کے دد دو تین میں اور چار چار ہیں تو پہلے تو عورتوں سے رٹکیوں کی تیکت کو چھپانا چاہا۔ مگر جب اس ٹیکم نے ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے انھیں بتایا کہ بہت سی بیکھروں پر رٹکیوں کو مار دیا جاتا ہے تو انھوں نے بھی تیکم کیا کہ ان کے یہاں بھی یہ عمل جاری ہے اور ہوتا یہ ہے کہ جیسے ہی دوسری رٹکی پیدا ہوئی اس کی مال خود اس کے گھے کی نس دبادیتی ہے اور پھر اس گھر کی کوئی بڑی حرمت اسے پہاڑوں میں ریت ہٹا کر دبادیتی ہے اس گاؤں میں اسکوں بھی ہے جس میں تقریباً ستر پچھے زیر تعلیم ہیں ان میں رٹکیاں صرف دس ہیں دہن جب یہ ٹیکم پہنچنی تو انھیں یہ معلوم ہوا کہ یہ سب اپنے گھر میں بڑی ہیں۔ اس بات کی تصدیق مل گئی کہ یہاں دوسری رٹکیوں کو واقعی میں قتل کر دیا جاتا ہے، اس گاؤں میں مسلمانوں کی بھی آبادی ہے، جو اس بیماری سے محفوظ ہے وہ اگرچہ فریب ہیں اور بھیر بگریوں کی پرقدش کر کے اپنی رعنی رمل کرتے ہیں مگر اس طرح کی بزرگی سماں یا برائیاں ان میں نہیں ہیں۔

غزل قمر بن جمل

سول کرنے سے پہلے جواب لکھ دینا
 وہ اس کا جائیگی آنکھیں میں خواب لکھ دینا
 وہ انگلیوں سے ہوا پر جواب لکھ دینا
 تم آندھیوں کے سسلِ عذاب لکھ دینا
 زمینِ شور پر بزرِ انتقام لکھ دینا
 سردوں پر جلتے ہوئے آفتاب لکھ دینا
 چیرتوں کی کامل کتاب لکھ دینا
 شکست درجت کا پیغم عذاب لکھ دینا
 محب طرح بتانا حیات کا مفہوم!
 ہمارے گھر کے حراجوں کی استعمال ہی ہی
 وہ نانک نیانفلاؤ میں لپکشی ہے
 اگر نہیں ہے شجر سایہ دارِ ستون میں

قمرِ جیسے اسلوبِ خامشی اس کا
 بس ایک نگاہ میں دل کی کتاب لکھ دینا